Dr. Rizwana Perween

R.N College Hajipur Vaishali

M.A 3rd Semester

Paper - IXth

Topic :- Aazadi ki tehrik or
Urdu Adab fiction
ke hawale se.

Time - 12:30 P.M

Date - 01-10-2020

افسانوی ادب نے بھی تحریک آزادی کو آگے بڑھانے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ افسانہ نگاروں نے اپنے سیاسی ماحول سے متاثر ہو کر ایسے افسانے لکھے ہیں جن میں اس دور کے سیاسی ہیجانات اور اثرات بے حد نمایاں ہیں۔ جذبہ حصول آزادی اور شعوری آزادی سے دلوں کو روشناس کرانا ان افسانوں کا موضوع اور مقصد نظر آتا ہے۔ ابتدائی دور کے افسانہ نگاروں میں پریم چند اور سلطان حیدر جوش کے یہاں کھوئی ہوئی آزادی کا ماتم اور غلامی کے خلاف جذبہ نفرت کا اظہار کثرت سے ملتا ہے۔ اس سلسلے میں پریم چند کے افسانے "آشیاں برباد"، "ڈامل کا قیدی" "قاتل"، "آخری تحفہ"، "جیل"، "سہاگ کی ساڑھی"، "جلوس"، "بارات" وغیرہ خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔ ان افسانوں میں تحریک آزادی کے حوالے سے مختلف پہلوؤں کا ذکر ہوا ہے۔ انگریزوں کی ظالمانہ فطرت اور ہندوستانیوں کے ایثار و قربانی کی بہترین تصویریں پیش کی گئی ہیں۔ بعد کے افسانہ نگاروں نے اور زیادہ کھل کر اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ ان افسانہ نگاروں میں سدرشن، علی عباس حسینی، کرشن چندر، منٹو، خواجہ احمد عباس، حیات اللہ انصاری، بیدی، عصمت، غلام عباس، اختر اورینوی، سہیل عظیم آبادی اور انگارے کے افسانہ نگاروں کے نام سرفہرست ہیں۔ ان افسانہ نگاروں نے انگریزوں کے خلاف پیدا ہونے والی نفرت اور ہندوستانیوں کی بے بسی کو کامیابی کے ساتھ اپنے افسانوں میں سمویا ہے اور

تحریک آزادی کے مختلف مراحل کی تصویریں پیش کی ہیں۔

تحریک آزادی سے متعلق بہت سے ناول بھی لکھے گئے جو اپنے عہد کی تمام سیاسی کشمکش کا آئینہ ہیں۔ ان ناولوں کے کردار اجنبی طاقتوں کے ظلم اور غیر ملکی حکومت سے نجات کے طلبگار نظر آتے ہیں۔ ان ناولوں میں گوشۂ عافیت، چوگان ہستی، لہو کے پھول، آگ، آنگن، اپنی نسلیں وغیرہ خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

اردو ڈراموں میں بھی ظلم و جبر اور استحصال کے خلاف صدائے احتجاج بلند ہوتی ہوئی سنائی دیتی ہے۔ جہاں بعض ڈراموں میں جذبۂ بغاوت صدائے زیر لب تک محدود نظر آتا ہے وہیں بعض ڈراموں کا بے باک اور باغیانہ لب و لہجہ چونکا دینے والا ہے۔ ان ڈراموں میں "یہ کس کا خون ہے" (سردار جعفری)، "نئی تصویریں" (مرتبہ سردار جعفری)، "آزادی" (ابو سعید قریشی) اور [illegible] (اشتیاق حسین قریشی) جیسے ڈرامے اس موضوع پر بہترین ڈرامے ہیں۔

اردو صحافت کا رول بھی تحریک آزادی کے سلسلے میں بڑا نمایاں رہا ہے۔ اردو صحافیوں نے جنگ آزادی کی لو کو تیز کرنے اور ہندوستانیوں کے خون کو گرمانے کا جو اہم کارنامہ انجام دیا ہے وہ ہماری آزادیٔ وطن کا ایک روشن باب ہے۔ اس سلسلے میں ان صحافیوں کو قید و بند کی صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن ان کا باغیانہ لب و لہجہ مدھم نہیں پڑا۔ مولانا حسرت کے اردوئے معلی، مولانا محمد علی کے ہمدرد، ظفر علی خاں کے زمیندار اور مولانا آزاد کے الہلال نے جنگ آزادی کی چنگاری کو بھڑکتے ہوئے شعلے کی شکل دینے میں جو کوششیں کی ہیں انھیں کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ ان اخبارات کے علاوہ "پرتاپ"، "اخبار عام"، "پیسہ"، "زمزم"، "انقلاب"، "الجمعیۃ"، "جمہوریت" وغیرہ اخبارات کی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں۔

اس طرح تحریک آزادی کو کامیابی سے ہمکنار کرنے میں اردو زبان نے گرانقدر خدمات انجام دیں۔ اگر اردو ادیبوں اور شاعروں نے انگریزوں کے نظام حکومت کے خلاف جذبۂ بغاوت پیدا کرنے اور سامراجی طاقتوں کو ملک سے باہر نکالنے کے لئے للکارا نہ ہوتا تو ہمیں مزید کچھ مدت تک صبح آزادی کا منتظر رہنا پڑتا۔

☆☆☆